نور افشاں

حقیقی نُور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے+

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے۔ ۲۱ نومبر سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۴۷

بائبل یا قرآن ۱۰/
مسیح ابن اللہ ۲/
میزان الحق ۴/
طریق الحیات ۲/
کشف القرآن ۶/
عقاید اسلامیہ ۱۰/
ینابیع الاسلام ۸/
ہدایت المسلمین ۸/
تحقیق الایمان ۴/
تواریخ محمدی ۴/
تعلیم محمدی ۴/
دین اسلام اور اسکی تردید از روئے اسلام ۲/
دعوت اسلام ۶ پائی
گنجینہ اسلام رومن ۸/
بیگناہ نبی ۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل ″
فارقلیط ″
حضرت محمد ″
انجیل شریف کی صحت و درستی ″
اسماء الٰہی ″
خدا کے دس حکم ″
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں ″
مسیح یا محمد ″
نماز ″
سچا اسلام ″
قرآن ″
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا ″
یسوع مسیح ″
سورۂ فاتحہ ″
ہمارا شافع کون ہے ″

اشعار شیریں ۵/ و ۱۲/
خدا ہمارا باپ ۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہو گئی؟ ″
انصاف کا دن ″
فہرست قرآن رومن اردو فی جلد ۶/
تحقیق الاسلام حصہ اول ۲/

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن ۳/
اصلاح زراعت ۶ پائی
اصلاح اخلاق ۲/
ہند کی افلاس کا انسداد ۶ پائی
شادی کی بابت خیالات ″
صنعت و دستکاری ۲/

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ ۶ پائی ۱/
اُردو کی پہلی کتاب ۱/
اُردو کی دوسری کتاب ۲/ و ۳/
اُردو کی تیسری کتاب ۳/
اُردو کی چوتھی کتاب ۴/
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا ۱/
رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲/
رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳/
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورکھی ۳/
گورکھی قاعدہ ۳ پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال و جواب ۶ پائی
″ پنجابی اُردو حروف ″

دینی سوال و جواب رومن اُردو ۶ پائی
″ گورکھی ″

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر ۱/
″ مرقس کی انجیل پر گورکھی ۱/
″ لوقا کی انجیل پر ۱/
″ یوحنا کی انجیل پر ۱/

مسیحیوں کے واسطے

تواریخ کلیسیاء ۸/
حل مشکلات حصہ اول ۶/
تحقیق بائبل ۴/
طالبان حق ۹/
تواریخ بائبل ۸/
حیات مسیح ۱۲/
مسیح کا نمونہ ۸/
مسیح کے خاص دوست ۸/
کشف الحقایق ۴/
راہ زندگی ۱۲/
موازنہ مذاہب رومن ۸/
مسیح کی تعلیم ۴/ ۸/ ۱۲/
القاب مسیح ۴/
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیئے؟ ۴/
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴/

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو ۱۲/ + شعاع نور حصہ اول و دوم ۵/
مارکوپولو کا سفرنامہ ۸/ + طریق دعا ۴/
ابن حور اُردو ۸/ + طلائی شمعدان ۴/
طیطس یا رفیق صلیب ۸/ + روح سے معمور زندگی ۴/





نور افشاں

لودیانہ جمعہ ۲۱ نومبر ۱۹۱۴ء

گلدستہ اخبار

پرنس آف ویلز لڑائی پر چلے گئے ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ وہ فیلڈ مارشل سر جان فرنچ کے سٹاف میں شامل ہو جائینگے۔

تجدکی خبر ہے کہ جب پرنس آف ویلز کل بولونے میں جہاز سے اُترے تو افواج نے اُن کا بڑی سرگرمی کیساتھ خیر مقدم کیا ہز رائل ہائینس نے زخمیوں سے باتیں کیں۔

روسیوں نے مشرقی پرشیائی شہروں پر اس قدر تاوان جنگ لگادیا ہے کہ جس قدر جرمن نے بلجیم کے اسی قدر آبادی کے مفتوح شہروں پر لگایا ہے۔

۱۷ نومبر لندن۔ ڈیلی نیوز میں خبر مشتہر کی گئی ہے۔ کہ شہر کراکو کا ایک حصّہ جل رہا ہے۔

اور توقع کی جاتی ہے کہ شہر مذکور بہت جلد فتح ہو جائیگا۔ باشندگان شہر بھاگے جا رہے ہیں۔

ایک لاکھ مشرقی پرشیائی اور سلیشائی پناہ گزیں بھاگ کر برلن میں آگئے ہیں

روسیوں کا ہراول ارض روم کے علاقہ تک پہونچ گیا ہے۔ جہاں اُنہوں نے ترکی میسرہ کو پسپا کر دیا۔ ایک اور روسی دستہ نے بزدیر اور بیز خاسور کے نزدیک ترکوں کو شکست دی۔

سرکار انگلستان عرب میں کسی کے فوجی یا بحری جنگ کی نیت نہیں رکھتی۔ مگر صرف اُن عربوں کی حفاظت کرنا اس کا منشا ہے جو ترکی کی جانب نہیں ہیں۔

ایک نئی آسٹریائی فوج جو سرویوں سے بہت ہی زیادہ ہے۔ سرویا میں داخل ہو گئی ہے۔ اور اہل سرویا کو بتدریج مجبور کر رہی ہے کہ چلے جاویں تاکہ جنگ کے لئے اچھا موقعہ ملجاوے۔

۱۶ نومبر کو ہوس آف کامنز میں ۲۲ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ اور دس لاکھ آدمیوں کے لئے ووٹ پاس کئے گئے۔

مسٹر اسکویتھ نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یومیہ مصارف جنگ دس لاکھ پونڈ ہے۔

جرمنی نے اپنا طرز عمل بدل دیا ہے وہ اب فتح کی نہیں بلکہ آخر تک مقابلہ کرنے کی گفتگو کر رہے ہیں۔

تھیٹروں اور متحرک تصویرات وغیرہ کے مالکوں اور منتظموں کی درخواست پر پیرس میں تھیٹر وغیرہ کا از سر نو افتتاح ہو گیا ہے۔

یورپ میں اب اسباب بھیجنا دشوار ہے۔ کیونکہ سارے اسباب کی تلاشی ہوا کرتی ہے۔

۱۷ نومبر لندن۔ بدھ کے روز فرانسیسیوں نے رات کے وقت دشمن پر جو دریائے پیرس کے پار اُتر گئے تھے سنگینوں سے حملہ کیا۔ اور ان کو بالکل ہلاک کر ڈالا۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جب کبھی اتحادی فوج کے سپاہی گھر جاتے تھے تو فوراً ہی وہ پھر جرم جایا کرتے تھے۔

تار برقیات

۱۶ نومبر لنڈن - اسٹرڈم میں جو سٹنڈرڈ کا نامہ نگار ہے وہ کہتا ہے کہ مشرقی پرشیا میں جو ایک جرمنی اعلان دیا گیا ہے - وہ مظہر ہے کہ ہر ایک شخص کا جو ہتھیار اٹھا سکتا ہے - فرض ہے کہ وہ دشمن پر چڑھائی کرے اور اس کو پریشان کردے - جو لوگ اس طرح جنگ میں شریک ہوں - اُن کو لازم ہے کہ وہ سولین لباس پہنیں - اور جب دشمن غافل ہو اُس وقت اس پر حملہ کریں

۱۶ نومبر لنڈن - نیوپورٹ سے گرد ڈکسمیوڈ کے اوزنگ لیسیر کنال کے ساتھ ساتھ محض توپیں چلتی رہیں - ڈکسمیوڈ کے جنوب کے علاقہ تک دریائے سیلاب چھوڑ دیا گیا ہے - جو بکسشوٹ کے پانچ کیلومیٹر تک جاری ہے دشمن نے چاہا کہ ڈکسمیوڈ اور بکسشوٹ کے درمیان دریائے لیسیر سے عبور کر جائے - مگر پلوں تک پہنچ کر واپس کر دیئے گئے بکسشوٹ کے جنوب کی طرف ایک جرمن رجمنٹ تباہ کر دی گئی - پیرس کے جنوب کی جانب جرمن کے دو حملے پسپا کر دیئے گئے - اور ہم نے حملے شروع کر دیئے - اُن مقامات کو لے لیا جن کو چند یوم ہوئے تھے کہ دشمن نے سر کر لئے تھے - لائزاور آکیس کے درمیان چند چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوئی تھیں - ہم قدرے آگے بڑھ گئے - ایس پر وقتاً فوقتاً گولہ باری ہوتی رہی - دشمن نے پھر سینٹ ہیوبرٹ پر حملہ کیا مگر ناکام رہا -

۱۷ نومبر لنڈن - مارننگ پوسٹ مظہر ہے کہ جرمنوں نے رائمز پر بڑی بڑی توپوں سے پھر گولہ باری کی - اُن کے خطوط شہر کے نصف دائرہ میں پھیلے ہوئے ہیں - اُن کے پاس ابھی تک گیارہ ایک قلعے ہیں اور وہ رات کے وقت فرانسیسیوں پر حملے کرتے رہتے ہیں -

۱۷ نومبر لنڈن - نیوپورٹ اور ڈکسمیوڈ کے درمیان سخت گولہ باری ہوتی رہی - پیرس کے علاقہ میں کئی ایک جرمن حملے ناکام کر دیئے گئے - ہم میوز کی بلندیوں پر آگے بڑھ گئے -

۱۷ نومبر لنڈن - پیرس کا چشم دید گواہ مظہر ہے کہ بدھ کے روز پو پھٹنے کے وقت ہماری اُن خندقوں پر جو مینین پیرس سڑک کے شمال اور جنوب کی طرف ہیں - دشمن نے گولہ باری شروع کر دی - یہ گولہ باری ایسی سخت اور خوفناک تھی کہ ہم نے آگے کبھی نہیں دیکھی تھی - چند گھنٹوں کے بعد پرشیانی گارڈ کی پہلی اور چوتھی بریگیڈوں نے آگے بڑھنا شروع کیا تاکہ وہ پیرس پر قبضہ کرلیں - مگر ناکام رہے - اور یہ گاردیں ہمارے سامنے سے ترچھی ہوگئیں اور آگے کے توپ خانوں سے جا ملیں - اُس میں بہت سے کھیت آئے مگر پھر بھی وہ بڑی مستعدی اور استقلال سے آگے بڑھتے رہے - اور سڑک کے نزدیک تین جگہوں میں اُنہوں نے ہماری صفیں توڑ ڈالیں اور ہماری خندقوں کے پیچھے جنگلوں میں جا گھسے ہم نے اُن کا مقابلہ توپوں اور بندوقوں سے کیا اور جرمن کو پیچھے ہٹا دیا - اسی طرح انہوں نے اپنی عام پیدل فوج سے سڑک کے جنوب کی طرف دھاوا کیا - مگر بالکل ناکام رہے جنگل کے اندر جنگ نہایت شدید اور بے ترتیبی سے ہوتی رہی - دشمن نہ تو آگے بڑھ سکتے تھے - اور نہ ہی پیچھے ہٹ سکتے تھے - اس لئے سب کے سب یا تو مارے گئے یا گرفتار ہو گئے -

۱۷ نومبر لنڈن - ایک سپاہی کا بیان ہے کہ کس طرح سے پہلی اور دوسری بریگیڈ نے ۲۲ اکتوبر کو ان خندقوں پر قبضہ کر لیا تھا جو بکسشوٹ لینگمارک سڑک پر ہیں - پانچ سو سپاہی دشمن کے گرفتار کر لئے گئے اور پندرہ سو جرمن ہماری خندقوں کے سامنے مارے پڑے تھے - لائیل نارتھمپٹن شائر کی پہلی بٹالین - نارتھمپٹن شائر اور کنگس رائیل رائفلس کی دوسری بٹالین پر جنرل بلفن حکمران ہے - خصوصاً اول الذکر بٹالین ساری رات بھوکی پیاسی اور بلا کسی قسم کا آرام کرنے کے دھاوا کرتی رہی - اور سخت آتشباری میں آگے کو بڑھتی رہی اور دشمن کی خندقوں کے بہت ہی نزدیک پہونچ گئی - اور سنگینوں سے حملہ کر دیا اور بہت سے سپاہی گرفتار کر لئے -

سولڈن اور نائین برگ پر جنگ ہو رہی ہے ہم برابر گوادنگلیشیانی موقعوں پر ان کے حملے پسپا کرتے رہے -

ایڈیٹوریل نوٹس

تجسم الٰہی کا تمسر امقصد ابلیس کے کاموں کو مٹا دینا ہے

یوحنا رسول اپنے پہلے خط عام کے تیسرے باب کی آٹھویں آیت میں یوں فرماتا ہے کہ "خدا کا بیٹا اسی لئے ظاہر ہوا تھا کہ ابلیس کے کاموں کو مٹائے" لفظ "ظاہر ہوا" سے ظاہر ہونے سے پیشتر ظاہر ہونے والے کی ہستی مسلم ہے۔ یوحنا کا مطلب یہ ہے کہ یسوع ناصری کے جسم میں اس وجود کا ظہور ہے جو شخص یسوع ناصری کے ہستی میں آنے سے مدت دراز پیشتر موجود تھا۔ اس پیش ہست شخص کا نام یہاں "خدا کا بیٹا" بتایا گیا ہے اور اس کے مجسم ہونیکا مقصد یہ بتایا ہے "کہ ابلیس کے کاموں کو مٹائے" جس کے ذریعہ سے ابلیس آدمیوں کو بھی اپنے جیسا بنالیتا ہے۔ اور وہ ناپاک دل دوزخ کے لائق اور خدا سے دور ہو جاتے ہیں۔ مگر جب مسیح نے مجسم ہو کر ابلیس کے کاموں کو نیست کر دیا تو لوگ بھی اس سے متاثر نہ ہو سکیں گے۔ اور یوں وہ مسیح کے ذریعہ سے خدا کے پاس آنے کے قابل ہو جائیں گے شیطان کے یہ کام ہمیشہ کے لئے مٹائے گئے۔ اور بہشت میں کبھی موت نہ ہوگی۔ کیونکہ ابلیس کے کام نیست کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ "ابلیس کے کام کیا ہیں؟" کلام کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ موت تاریکی۔ نفرت یہ سب ابلیس کے کام ہیں اور انہیں کاموں سے آدمی بھی ابلیس ہو جاتا ہے۔ خدا کا بیٹا اس لئے آیا کہ شیطان کے ان کاموں کو برباد کرے یعنی وہ تاریخ انسانی میں ایک ایسا کام کرنے کے لئے آیا تھا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہو کہ ابلیس کے کاموں کا عمل اور تاثیر بالکل زائل ہو جائے۔ یعنی جو اندرونی اور ذاتی تصوق انسان کے اندر ہوتا ہے۔ اور جن سے وہ کام قوت پکڑتے اور ظہور میں آتے ہیں۔ اور اس باریک مگر مضبوط تعلق کو جو گناہ کے باعث خدا اور انسان کے درمیان شیطان نے پیدا کر دیا تھا جس کو انسان کیا فرشتے بھی توڑنے کے قابل نہ تھے اسی کو مسیح برباد اور نیست کرنے کے لئے دنیا میں آیا زندگی عطا کرنے سے اس نے موت کو زائل کر دیا۔ خداوند نے فرمایا ہے "کہ میں اس لئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں"۔ (یوحنا ۱۰:۱۰) "اے موت تیری فتح کہاں رہی؟ اے موت تیرا ڈنک کہاں رہا؟ موت کا ڈنک گناہ ہے۔ اور گناہ کا زور شریعت ہے۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ جو خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہم کو فتح بخشتا ہے"۔ (۱۔ کرنتھی ۱۵: ۵۵ و ۵۶ و ۵۷) وہ محبت کی نعمت دے کر نفرت کو دور کرتا ہے۔ جو گناہ کے باعث انسان خدا سے اور خدا انسان سے رکھتا تھا۔ اس نفرت کو دور کرتا ہے جو انسان انسان سے رکھتا ہے۔

زندگی دینے سے موت کو برباد کرتا ہے۔ یعنی روحانی زندگی عطا کرنے سے جو خدا کیساتھ رفاقت رکھتا ہے۔ نیز ذہنی زندگی عطا کرنے سے یعنی روح کی مخفی باتوں کے نظارہ اور دید ار سے جن کو ہم اس وقت ایسا دیکھتے ہیں جیسے آئینہ میں دھندلا سا۔ مگر پھر روبرو دیکھینگے۔

نور عطا کرنے سے وہ تاریکی کے کاموں کو دور کرتا ہے۔ نور کی نعمت ہمیشہ زندگی سے نکلتی ہے۔ جہاں موت ہے۔ وہاں تاریکی ہے۔ اور جہاں زندگی ہے وہاں نور ہے۔ نور سے مراد ہے علم آشنائی اور ہدایت۔ جب یہ نور حاصل ہو جاتا ہے تو آدمی بے ٹھکانے اور بلا مقصد ادھر ادھر ڈانواں ڈول نہیں پھرتا رہتا۔ دنیا میں اور انسان کی زندگی میں نور پیدا کر کے اس نے ابلیس کے کاموں کو مٹا دیا۔

محبت کی نعمت دیکر اس نے نفرت اور عداوت کو دور کر دیا۔ پولس رسول کیا فرماتا ہے؟ "مگر روح کا پھل محبت خوشی اطمینان ۔۔۔۔۔ اور جو مسیح یسوع کے ہیں۔ انہوں نے جسم کو اس کی رغبتوں اور خواہشوں سمیت صلیب پر کھینچ دیا ہے"۔ (گلتیوں ۵: ۲۲-۲۴) یہ ساری باتیں وہ ہیں جن سے شیطان کے کام روزمرہ مٹائے جاتے رہتے ہیں۔ نفرت حسد خود غرضی وغیرہ اس محبت سے دور ہو جاتی ہیں جو ہمارے دلوں میں جاری کی گئی ہے۔ جو زندگی کی حرارت ہے۔ اور اس حرارت سے وہ روشنی چمکتی ہے۔ جو عنایت کی گئی ہے۔

دو ہزار برسوں کا عرصہ گذرتا ہے۔ کہ خدا کا بیٹا جسم میں ظاہر ہوا تھا۔ مگر اسی وقت سے آج تک سینکڑوں ہزاروں لاکھوں۔ بلکہ کروڑوں کی زندگیوں میں سے شیطانی کام برباد کر دیئے گئے ہیں۔ زندگی کی بخشش سے موت پر فتح کا ڈنکہ بجایا گیا۔ نور نے اندر آتے ہی تاریکی دور کر دی۔ حسد ظلم بغض وغیرہ لاکھوں مسیحیوں کی زندگی میں محبت خوشی صلح برداشت۔ مہربانی اور نیکی سے تبدیل ہو گئیں۔ مسیح نے بے شمار لوگوں پر قبضہ کر کے ان کو خدا کی خدمت

کے لئے خوش اور رضامند اور برداشت کرنے والا بنا دیا۔ یوں اُس نے مجسّم ہوکر دنیا میں سے اور انسان کی زندگیوں میں سے شیطان کے کاموں کو مٹا دینے کا کام کر دیا جس کا عمل مخفی طور پر مگر استحکام کے ساتھ روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے۔

نیشنل مشنری کونسل آف انڈیا کی طرف سے دعا کی التجا

سولہ برس کا عرصہ گذرتا ہے کہ تب سے ہندوستان کے لئے خاص دعا کرنے کا قاعدہ اور اُس کی دعوت برابر دیجاتی اور ہمیشہ عمل میں آتی رہی ہے یہ سلسلہ پہلے تو ایک چھوٹی سی محدود جماعت سے شروع ہوا تھا۔ مگر یہ پودہ بڑھتے بڑھتے اور نشوونما پاتے پاتے یہاں تک پھیل پھول اور پھل گیا ہے کہ اب چند برسوں سے میٹرو پالیٹن بشپ صاحب اور ہندوستان کی مسیحی کلیسیاؤں کے ذمہ دار افسروں کی زیرنگرانی ہر سال عمدگی کے ساتھ ہوتا چلتا ہے۔ گذشتہ ماہ جنوری سے نیشنل مشنری کونسل نے اس کام کو اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ کہ ہر سال ہندوستان کی تمام مسیحی کلیسیاؤں کو اس دعا کی طرف رجوع کیا کرے۔ اس خاص اور بڑے کام کے لئے دسمبر کی چھ تاریخ کا اتوار مخصوص کیا گیا ہے۔ اور اگر ممکن ہو تو اس تاریخ سے پہلے کا سنیچر دعائیہ خدمت کی تیاری کے لئے خاص کیا جائے اس دعا کے متعلق ذیل کے مضامین منتخب کئے گئے ہیں۔

دعا کے مضامین

(۱) شکرگذاری الٰہی اس امر کی کہ ۱۹۱۴ء میں خدا نے ہندوستان میں اپنی کلیسیا کیساتھ نہایت مہربانی سے سلوک کئے ہیں۔ کہ وہ روحانی زندگی میں ترقی کر گئی ہے۔ تعداد و شمار میں بھی وہ بڑھ گئی ہے۔ اور کہ یسوع مسیح کی انجیل کے پھیلانے اور لوگوں پر اپنا اثر وسیع کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔

کالجوں اور مدرسوں میں ہندوستان کے مسیحی اور غیر مسیحی نوجوانوں کو مسیح کے پاس لانے کے بہت سے نہایت عجیب و غریب مواقعات ملتے رہے۔

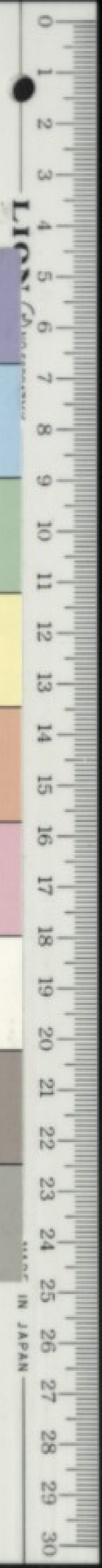
ادنےٰ ذاتوں میں سے بہت سے لوگ مسیحی کلیسیا اور جماعت میں داخل ہوئے مسیحی مشنوں کی بڑھتی ہوئی تاثیرات اور مل کر کام کرنے اور اُن کے عمدہ نتائج کے لئے۔

(۲) مضامین سفارشی:۔ ہندوستان کی کلیسیاؤں کے لئے کہ وہ آجکل کے جانگداز واقعات میں دنیا کی بابت خدا کی مرضی اور ارادہ کو جانے۔ کہ مسیح کی بادشاہت کے کثیر المعنی مطالب کا وسیع نظارہ خادمانِ انجیل کو اس قابل بنائے کہ وہ اس موقع کو اور زیادہ استعمال کریں کہ ہندوستان کے مسیحیوں کی روزانہ زندگی میں سفارش کرنے کی خدمت خاص طور پر ممیز و ممتاز ہو کہ کلیسیا کے سب سے عمدہ اور قابل ترین جوان مرد اور عورتیں اپنی زندگیاں مسیح کی بادشاہت کی خاطر تصدق کر دیں۔ اور کہ ۱۹۱۵ء میں ہندوستان کی کل مسیحی کلیسیاؤں میں اور زیادہ روحانی اتحاد اور میل ملاپ پیدا ہو۔

(۳) ہندوستانی مشن فیلڈ کی خاطر۔ کہ جو لوگ (ا) ماس مُوومنٹ (ب) دیسی ریاستوں (ج) کانٹی نینٹل مشنریوں اور ہندوستانی کارندوں کے امدادی فنڈوں کے متعلق کام کرتے ہیں اُن میں خدا اُن کو خاص دانائی اور جوش بخشے کہ ایسے معقول اور بالیاقت مرد اور عورتیں مسیحی کلیسیا میں پیدا ہو جائیں جو ہندوستان کی شہری آبادی میں کام کرنے کے لائق ہوں کہ ہندوستانی مستورات کی بڑھتی ہوئی آزادگی ان خطرات سے محفوظ رہے جو اس سے ظہور میں آتے ہیں کہ ایسے مرد اور عورتیں پیدا ہوں جو مسیحی علم ادب کی بڑھتی ہوئی ضرورت کو رفع کر سکیں کہ آئندہ سال تعلیمی اور طبی مشنیں ہندوستان کے باشندوں کے دلوں کو مسیح کی جانب پھیرنے میں طاقتور بنجائیں کہ ورلڈس مشنری کانفرنس۔ نیشنل کونسل آف انڈیا۔ اور آٹھ صوبوں کی کونسلیں اپنے مل کر کام کرنے میں پوری پوری ہدایت حاصل کریں۔ اور مسیحی کلیسیا کے تمام شعبوں میں بڑے رسوخ اور بھروسہ کے ساتھ کام کر سکیں۔

(۴) عام مضامین:۔ کہ موجودہ جنگ سے خدا ہمیشہ کا امن اور قوموں میں نیک خیالی پیدا کر دے۔ کہ مسیحی قوموں کا طرزِ عمل نسلی مسئلہ میں ممد و معاون ہو اور مسیحی مذہب کی ترقی میں روک کا باعث نہ ہو کہ ہندوستان میں شراب نوشی اور دیگر منشیات کے استعمال کی عادتیں برابر کم ہوتی جائیں اور ۱۹۱۵ء میں مجلسی ترقی اور زیادہ ہو جائے۔

اخبار ڈیلی نیوز کہتا ہے کہ ۵۰ کروڑ پونڈ جو قرض لیا جائے گا دہ قسطوں میں وصول کیا جائے گا۔



جرمن کی شرائط صلح

ایک امریکن کارسپانڈنٹ کا بیان ہے کہ امریکہ کے جرمن سفیر کاونٹ بیرن سٹارف نے حال ہی میں ایک کلب میں فتح کی تقریب پر ذیل کی شرائط پیش کیں۔

(۱) تمام فرانسیسی نو آبادیوں جن میں مراکو الجیریا اور ٹیونس بھی شامل ہیں (۲) تمام علاقہ جو اس خط کے مشرق میں ہے جو سینٹ وری یو بلز تک ہو (ان تمام مقامات پر جرمن کا قبضہ ہوگا) (۳) دس کروڑ فرانک تاوان جنگ (۴) ایک تجارتی معاہدہ کہ ۲۵ سال تک جرمنی مال فرانس میں فروخت ہو مگر فرانسیسی تجارت جرمن میں نہ ہو (۵) ۲۵ سال تک فوج بھرتی نہ کیجائے۔ (۶) تمام فرانسیسی قلعے مسمار کر دیئے جائیں (۷) فرانس جرمنی کو ۳۰ لاکھ بندوقیں ۳ ہزار توپیں۔ ۴۰ ہزار گھوڑے دے (۸) ۲۵ سال تک جرمنی کو فرانس میں رجسٹری شدہ حقوق حاصل ہوں۔ مگر جرمن میں فرانس کو یہ حقوق حاصل نہ ہوں۔ (۹) روس اور انگلینڈ سے فرانس بالکل قطع تعلق کرے (۱۰) معاہدہ کرے کہ فرانس ۲۵ سال تک جرمن کے ساتھ اتحاد کریگا

یہ شرائط بیان کرکے ٹائمز آف انڈیا لکھتا ہو کہ مزید ثبوت یہاں یہ دیا جاتا ہے کہ جرمنی باقاعدہ طور پر فرانس کی بربادی پر مستعد ہے" سچ ہے۔ اس کے یہی معنی ہے کہ فرانس کی بیخ کنی ہو جائے۔ اور یہ محال ہے۔

ہندوستانی فوج فرانس میں

جب ہندوستانی فوج فرانس میں اتری تو جیسا کہ ہم نے قبل ازیں بیان کیا اہل فرانس نے اُن کو بڑے شوق اور فخر اور محبت کی نگاہوں سے دیکھا اور اُن کی یقینی فتح پر انہوں نے بہت ہی اُمید ظاہر کی اُن کا شوق یہاں تک ہی محدود نہ تھا۔ بلکہ فرانسیسی سپاہیوں سویلینوں اور لڑکیوں نے مشہور و معروف گورکھا خنجر دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا مگر جب گورکھوں نے کہا کہ ہمارے مذہب میں بغیر خون بہائے ہتھیار میان میں کرنا منع ہے تو وہ خوف زدہ سے ہو گئے۔ لیکن اس لاینحل مسئلہ کا حل بعض برطانوی فوجی سپاہیوں نے جو ہندوستان میں کام کر چکے تھے یوں کر دیا کہ اگر ناظرین میں سے کوئی اس امر کی اجازت دے کہ اُس کی انگلی کے سرے پر تھوڑا سا زخم لگا کر قدرے خون نکال لیا جائے اور یوں اس قانون کی تکمیل ہو جائے تو وہ خنجر دکھائے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور حاضرین میں سے کسی کی انگشت کے سرے پر قدرے زخم لگا کر خون نکالا اور خنجر عیاں کیا گیا۔ فرانس کی گلیوں میں لڑکیوں کے درمیان پٹی بندھی ہوئی یہ انگلی اب ضرب المثل ہو گئی ہو۔

ہندوستانیوں کے لئے جہازی شفاخانے

موجودہ جنگ نے ہندوستانیوں کو پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ انسانی ہمدردی اور قومی امداد کا سبق سکھا دیا ہے۔ یہ تو روشن ہو کہ جنگ میں کس قدر ہندوستانی روپیہ اور مال اور جان نثار لوگ زخمیوں کی خدمت اور تیمارداری کے لئے جا رہے ہیں۔ اسی کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ سابق انڈین میڈیکل سروس لفٹنٹ کرنل ڈبلیو اے سکالز کی صلاح سے محکمہ جہازرانی نے ایسے جہازات تیار کرنے کا حکم دے دیا ہے جس میں زخمیوں کے لئے کافی ادویات اور سامان معہ ماہر سٹاف کے موجود ہو۔ چنانچہ اسی مقصد سے چھ جہاز عنقریب استعمال ہونیوالے ہیں۔ اُن کے علاوہ ایک دو جہاز اور ہیں جو ہندوستانی فیاض راجاؤں نے دیئے ہیں۔ ان چھ جہازوں میں سے دو جہاز پی اینڈ او کمپنی کے ہیں۔ اور چار برٹش انڈیا کمپنی کے ہیں تمام جہاز تقریباً ۶۰۰۰ ٹن وزن کے ہیں۔ ہر ایک میں عام طور پر ۳۵۰ مریضوں کی سمائی ہے۔ ہر ایک جہاز فی نفسہ مکمل ہسپتال ہے۔ اور ہر ایک میں پانچ یا چھ انڈین میڈیکل سروس افسران ہیں۔ اُن کے علاوہ اسسٹنٹ سرجن۔ ہسپتال کے حوالدار۔ اردلی۔ پانی لانے والے۔ باورچی۔ سامان کے محافظ۔ دھوبی۔ وردی وغیرہ سب ہی ہیں۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے لئے پانی لانے والے اور باورچی الگ الگ ہیں۔ ان جہازوں میں سے ایک تو مکمل ہو کر سابق انڈین میڈیکل سروس لفٹنٹ کرنل گملٹ کے ماتحت حال ہی میں بندرگاہ سے روانہ ہو گیا ہے۔ اور دوسرا انڈین میڈیکل سروس لفٹنٹ کرنل پالی صاحب کے ماتحت روانہ ہونے کو تیار ہے۔

برٹش گورنمنٹ کے احسانات ترکی گورنمنٹ پر

جو احسانات شروع سے آج تک ہماری مہربان گورنمنٹ نے سلطنت عثمانیہ پر روا رکھے ہیں وہ ایسے بے گراں اور موجب شکریہ اور دفاداری سلطنت عثمانیہ ہیں کہ ان کو فراموش کرکے برٹش گورنمنٹ کے ساتھ دست و گریبان ہونا اس کے لئے نہایت ہی نقصان دہ اور رنج دہ ہے

ہوگا۔ اور شاید اس معرکہ آرائی کا لازمی اور طبعی نتیجہ یہ ہو کہ سلطنت عثمانیہ یورپ سے ہمیشہ کے لئے وداع ہو جائے ہم اپنے ناظرین کے لئے عموماً اور اپنے ہموطن اور اسلامی بھائیوں کے لئے خصوصاً اُن احسانات میں سے چند ایک کا بیان ذکر کرینگے۔ جس سے بخوبی واضح ہو جائے گا کہ برطانیہ عظمیٰ در اصل سلطنت عثمانیہ کی نجات دہندہ اور محافظ ہے۔ چنانچہ جب ۱۸۴۰ء میں خود سلطنت عثمانیہ کے ایک نائب السلطنت محمد علی پاشا نے آزاد ہو جانے کا دم بھرتے ہوئے علم بغاوت بلند کیا۔ اور اُس ترکی فوج کو شکست دے کر جو اُس کے خلاف قسطنطنیہ سے بھیجی گئی تھی۔ ایشیائی ترکستان پر یورش کی تھی۔ تو وہ انگلستان ہی تھا جس نے یہ امداد فرانس اُس بے وفا اور غدار پاشا کو نیچا دکھایا تھا پھر جب ۱۸۷۸ء میں روسی لوگ عین ایڈریانوپل کے دروازہ پر آن پہونچے تھے تو اس وقت بھی انگلستان ہی اپنے قدیم رفیق کی امداد کو پہونچا تھا۔ جنگ کریمیا اور وہ جنگ ۱۸۵۴-۵۶ء ہو چکی ہے۔ ہم کو اُس مادرانہ سلوک کی یاد دلاتی ہے۔ جو برٹش گورنمنٹ نے ٹرکی کیساتھ کیا تھا۔ یہ تمام اور دیگر اسی قسم کے اور احسانات ہیں۔ جن کے ذریعہ سے اِن دو سلطنتوں کا باہمی تعلق نہایت گہرا اور نزدیکی تھا۔ مگر افسوس ٹرکی نے ان تمام احسانوں کو فراموش کر کے اپنے رفیق شفیق سے خواہ مخواہ مخاصمت پیدا کر لی۔ اس کا ہم کو بڑا رنج ہے۔ اور اُمید ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی اس سانحہ جانگداز سے ضرور متاثر ہوئے ہونگے۔ اور صورت حال سے بھی یہی۔ کیونکہ تمام ہندوستان میں بلکہ افریقہ اور جہاں جہاں مسلمان آباد ہیں سب جگہ مسلمان لیڈروں نے عام جلسے کر کے ٹرکی کی اس روش پر اظہار افسوس کیا۔ اور اس طرز عمل کو نفرت کی نگاہوں سے دیکھا۔ اور گورنمنٹ انگلشیہ کی وفاداری کا ثبوت دیدیا ہے۔

اُمیدیں بر آئیں

یہ خبر نہایت ہی مسرت بخش اور طمانیت دہ ہے کہ جس کام کے لئے ہندوستانی فوج یورپ کو گئی تھی اور جو کچھ توقع اُن سے کی جاتی تھی وہ سب حسن انتظام اور خوبی کے ساتھ بر آگئیں۔ جو حیران کر دینے والی خبریں اور واقعات اخبار کی دنیا میں وقتاً فوقتاً معرض ظہور میں آتے رہے۔ اُن پر بھی ہوشیاری اور ژرف نگاہی سے نظر ڈالنا چاہئے۔ اس قسم کے بیانات بالکل بے بنیاد اور لغو ہوا کرتے ہیں۔ بلکہ برعکس اس کے جس کام کے لئے وہ وہاں بلائے گئے ہیں۔ انہوں نے اس کو بڑی عمدہ طور پر انجام تک پہونچایا ہے۔ اور جس مقام کو قائم رکھنے کے لئے انہیں کہا گیا۔ اس کو انہوں نے خوب قائم رکھا اور اس لڑائی سخت جنگ میں جیسی کہ شاید ہی کبھی دنیا کی تاریخ میں ہوئی ہوگی۔ انہوں نے بڑی وفاداری اور قائم مزاجی اور بہادری سے عمل کیا۔ انگریزی افسروں اور اُن کے درمیان پوری پوری دوستی ہمدردی اور باہمی بھروسہ اور اعتماد قائم ہیں۔ اور ہر کام میں ان باتوں کا ثبوت پہونچا رہا ہے۔ افسر بھی انہیں خطروں اور مشکلات میں پڑتے رہے جن میں کہ اُن کے سپاہی پڑتے رہے۔ اُن کی روش اعلیٰ ترین خدمات میں قابل تعریف ہے ہمیں اُن کی ان تمام روشوں اور کارگذاریوں پر ناز اور فخر ہے۔

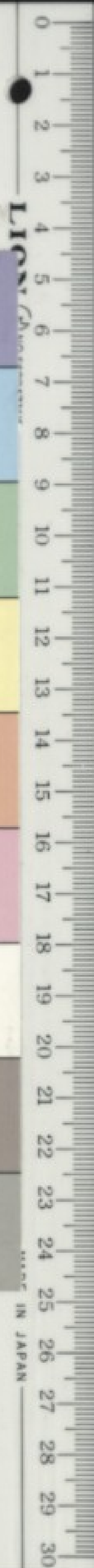
پادری سی ایف اینڈروز صاحب کا ضروری اعلان

ناظرین نور افشاں کو پادری صاحب موصوف کے بارے میں بذریعہ نور افشاں ایک سے زیادہ مرتبہ تو کچھ معلوم ہی ہو گیا ہے کہ انہوں نے چرچ آف انگلینڈ سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ اور ممکن ہے کہ ان کے بارے میں کسی قسم کی غلط فہمی پیدا ہو گئی ہو۔ اور غلط فہمی پیدا ہو بھی گئی ہے۔ مگر حقیقت حال کچھ اور ہی ہے۔ وہ پادری صاحب کے الفاظ حسب ذیل ہے۔

"میں نے سنا ہے کہ لوگ میرے مسیحی ہونے میں شبہ کرتے ہیں۔ اس غلط فہمی کو دور کرنے کی غرض سے میں صاف طور پر جتانا چاہتا ہوں۔ کہ میں مسیحی ہوں اور مجھے قوی اُمید ہے کہ مرتے دم تک خدا کے فضل سے مسیحی ہی رہونگا۔ میں نے صرف چرچ آف انگلینڈ کے پادری کے عہدے سے علیحدگی اختیار کی ہے۔ کیونکہ چرچ آف انگلینڈ کی نماز کی کتاب میں چند باتیں ایسی ہیں جن سے میں اتفاق نہیں کر سکتا۔

"سی ایف اینڈروز
شانتی نکیتن۔ بولپور بنگال"

اس خط سے پادری صاحب کا مطلب بالکل صاف ہے اور اظہر من الشمس ہے کہ پادری صاحب واقعی سچے اور سرگرم مسیحی ہیں۔ عبارت تحت الخط بڑی زوردار ہے اور سچی عقیدت کا یقین اور دلی اقرار ہے کسی فرقے کے کسی مسئلہ کے ساتھ اتفاق نہ رکھنے سے کسی کے مسیحی ہونے میں فرق نہیں ہو سکتا۔



محبت کا تقاضہ کیا ہے؟

محبت کا تقاضہ یہہ ہرگز نہیں ہے۔ کہ ہم دوسروں کے عیوب ہی دیکھتے اور اُن پر انگشت نمائی کرتے رہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ ہم اُن تمام عیوب کی بے قاعدہ پردہ داری اور طعنہ زنی سے اغماض ہی کریں۔ اور اس کی اصلاح میں ساعی رہیں یعقوب رسول فرماتا ہے۔ جو کوئی کسی گنہگار کو اُسکی گمراہی سے پھیر لائے گا۔ وہ ایک جان کو موت سے بچالیگا۔ اور بہت سے گناہوں پر پردہ ڈالیگا" (یعقوب ۵: ۲۰) اور پولوس رسول فرماتا ہے۔ کہ محبت "سب باتوں کی برداشت کرتی ہے۔" محبت اس امر کی بھی مقتضی ہے کہ جب ہم ان کی بری باتوں کو تیز نظری سے دیکھتے ہیں تو ان کے نیک خواص کی جانب سے بھی آنکھیں بند نہ کریں۔ کیا جب اور لوگ کمزور ہیں تو کوئی وجہ ہے کہ تم اُن سے کنارہ کش ہو جاؤ؟ اور اگر کوئی تم کو دکھ پہونچاتا ہے۔ تو یہ دیکھو کہ تم تو کسی سے بُرا سلوک نہیں کرتے اور علاوہ ازیں اگر کوئی سمجھتا ہے کہ دوسرے لوگ تمہاری عیب جوئی کا موقعہ نہیں پاتے ہیں تو بھی اسباب پر غور کرو کہ تمہارا فرض ہے کہ جب کسی کا عیب دیکھو تو صبر سے اُس کی برداشت کرو۔ اور اس عیب کو اُس میں سے دُور کرنے کی کوشش کرو۔

بائیبل کی تاریخی صحت پر مزید شہادت

مختلف ممالک میں جو مشہور مقامات میں کھدائی کا کام مختلف سوسائیٹیوں کی جانب سے ہو رہا ہے۔ اُس سے بائیبل کے تاریخی بیانات کی صحت کے بارے میں مزید روشنی پڑ رہی ہے۔ حال ہی میں اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ جرمن اورینٹیل سوسائٹی نے بابل کے بیچ کی بنیاد اور اُس کا پشتہ دریافت کر لیا اور اُنہوں نے اس شہر کی دیواریں بھی معلوم کر لی ہیں جس کو نبوکد نضر کے والد نبوپلاسر نے تعمیر کیا تھا۔ اور شاہی محل بھی دریافت کر لیا ہے جہاں اُنہوں نے پتھر کا ایک شہر پناہ ہوا پایا ہے۔ اسور میں جو کھدائی ہو رہی ہے۔ اس سے اسوری دستکاری اور ہنرمندی کی بہت سی عمدہ اور بیش قیمت اشیاء دستیاب ہوئی ہیں۔ دریائے دجلہ کے مقابل کے کنارہ پر اُنہوں نے نمیقہ بادشاہ کا محل زمین کے اندر سے کھود کر نکالا ہے جس نے قبل از مسیح ۲۰۰۰ سال میں سلطنت کی تھی۔ اسی طرح بہت سے مندر ملے ہیں جن کی دیواروں پر منقش تصاویر بنی ہوئی ہیں جن سے اُس زمانہ کی بڑھتی ہوئی تہذیب کا بخوبی پتہ لگتا ہے۔

ایک عورت کی بددعا کا نتیجہ

مدراس کا ہمعصر کرسچن پیٹریٹ راوی ہے کہ جب ہنگری کی سلطنت آسٹریا میں جذب ہوگئی تھی تو کیرولی کی کاونٹس نے جس کا خاوند آسٹروی مظالم کا شکار ہوگیا تھا شہنشاہ فرانسس جوزف پر یہ لعنت کی تھی کہ

کاش کہ خدا اُس کے چین و آرام کو برباد کردے!
کاش کہ اُس کے خاندان کا ستیاناس ہوجائے!
کاش کہ اُس کے بچے برباد ہوجائیں۔
کاش کہ وہ مصیبت زدہ اور دل شکستہ ہوکر ہلاک ہوجائے!

یہ سراپ اُس نے اس وقت دیا تھا جبکہ اُس کی عمر ۱۹ سال کی تھی اور وہ ایک سال تک حکومت کرچکا تھا۔ ذیل میں اُن خاص باتوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو شہنشاہ موصوف پر اُس وقت کے بعد وارد ہوئیں جبکہ یہ سراپ اُس کو دیا گیا تھا۔ اُس کا بھائی شہنشاہ میکسیمیلین ملک میکسیکو میں بندوق کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ اُس کے بیٹے اور وارث ولیعہد رُوڈالف نے خودکشی کرلی تھی۔ اُس کی بیوی ملکہ سوئٹزرلینڈ میں قتل ہوگئی تھی۔ اس کے بہنوئی فرانس کے کاونٹ لڈوگ نے خودکشی کرلی تھی۔ اُس کے بھانجے لڈوگ ثانی نے جو بویریا کا بادشاہ تھا خودکشی کرلی تھی۔ اُس کی سالی ڈچس ڈے النکون آگ سے جلادی گئی تھی۔ ایک بھتیجا بویریا کا اُٹو دیوانہ ہوگیا تھا ایک اور بھتیجی شہزادی میری شارلٹ دیوانہ ہوگئی تھی۔ اُس کا بھانجا آرچ ڈیوک جان سمندر میں غرق کردیا گیا تھا۔ اُس کا بھانجہ اور وارث آرچ ڈیوک فرڈیننڈ اور اُس کی بیوی قتل ہوگئے تھے۔ اور اب اُس نے تمام یورپ کو جنگ میں اُلجھا رکھا ہے

روحانی قوت اور دیانتدار شہادت

خداوند یسوع مسیح نے آسمان پر جاتے ہوئے اپنے رسولوں کو انجیل کی بشارت دینے اور خدا کی بادشاہت پھیلانے کے کام کو عمل میں لانے کا یہ طریقہ بتایا تھا کہ "جب روح القدس تم پر نازل ہوگا تو تم قوت پاؤ گے۔ اور یروشلم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہوگے۔" (اعمال ۱: ۸) جو طریق خداوند نے یہاں انجیل کی بشارت

کا تبایا ہے وہ یہ ہے۔ روحانی طاقت اور سچی گواہی
اس کے علاوہ جس قدر طریقے ہمارے دماغ پیدا اور
جاری کرتے ہیں وہ اس روحانی کام میں بے مصرف
ہیں۔ یہ امر قابل غور ہے کہ اُن پانسو بھائیوں میں سے
جنہوں نے پہاڑ پر مسیح کو دیکھا تھا صرف عنقریب ایک سو
بیس کے یروشلم میں اُس وعدہ کے منتظر ہو کر رہے
اور اُنہوں نے آسمان سے وہ روحانی قوت پائی اور
سچے اور دیانت دار گواہ بن گئے۔ یہ تو ایک یقینی امر ہے
کہ جب روح القدس کسی پر نازل ہوتا ہے تو وہ اُس
کے ساتھ رہتا ہے۔ چلا نہیں جاتا۔ مسیح کا تو نزول
اور صعود دونوں ہوا۔ مگر روح القدس کا نزول ہوتا ہے
صعود نہیں ہوتا۔ مگر ہمارا فرض ہے کہ جو بخشش ہم
نے روح القدس کی باپ سے پائی ہے اس کو لگاتار
اور سنجیدہ دعا کے ساتھ قائم رکھیں اور نیک نیتی سے محنت
کے ساتھ اس کو استعمال کریں۔ کیونکہ "نہ تو زور سے
اور نہ توانائی سے بلکہ میری روح سے رب الافواج
فرماتا ہے۔" یہ کام انجام پا سکتا ہے۔ اور اس کام
کے لئے خداوند کا وعدہ بھی ہے "کہ دیکھو میں دنیا کے
آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔" (متی ۲۸: ۲۰)
اور ایسا ہی اُس نے وعدہ کو پورا بھی کیا۔ "اور خداوند
اُن کے ساتھ کام کرتا رہا۔ اور کلام کو اُن معجزوں کے
وسیلہ سے جو ساتھ ساتھ ہوتے تھے ثابت کرتا
رہا" (مرقس ۱۶: ۲۰) روح القدس خدا کی انگلی ہے
اور وہی انسان کو طاقت۔ لیاقت اور سلیقہ عنایت
کرتا ہے اور یوں مسیحی کو طاقت ملتی ہے۔ اور وہ انجیل
کی بشارت اور خدا کی بادشاہت کی اشاعت خوش
اسلوبی سے کرتا اور اپنے ذاتی تجربہ اور روحانی مشاہدہ
اور نمونہ سے مسیح پر شہادت بھی دیتا ہے۔ اور اس کا
کام پھلدار رہتا ہے۔

آگے بڑھنا فتح کی علامت ہے

فن محاربہ کے ماہرین اس امر پر متفق علیہ ہیں کہ ایک ہی جگہ پر قائم ہونا اور اپنے مقام کو صرف محفوظ رکھنے کی
کوشش اور تجاویز کرنا خواہ وہ کیسی ہی پر فن کیوں
نہ ہو۔ جنگ میں ہزیمت پانے کی نشانی ہے۔ کسی کا قول
اور نصیحت ہے کہ "ہوشیار ہو۔ جو مقام تمہارے قبضہ
میں ہے۔ اُس کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ آگے نہ بڑھو"
اس پر ایک ذہین اور تجربہ کار اور دور اندیش عالم نے یوں
کہا "آگے نہ بڑھنے سے مراد پیچھے ہٹنا ہے۔ اور زیادہ
محکم مقامات کو فتح نہ کرنا اُس کو ہاتھ سے گنوا دینا ہے۔ جو
اپنے قبضہ میں ہے۔ جو چیز ہمارے پاس ہو اُس کی شرط یہ
ہے کہ ہم اور زیادہ حاصل کریں اور اُس کو بھی اپنی ملکیت
بنالیں۔ ہر ایک قدم جو آگے بڑھتا ہے وہ حملہ کن بچاؤ
ہے۔" اس قول سے دو ہزار برس پہلے خداوند مسیح
نے روحانی زندگی اور روحانی جنگ کے بارے میں
اپنی سپاہ کو یہ اصول سکھا دیا ہے کہ "جس کسی کے
پاس ہے اُسے دیا جائیگا اور اُس کے پاس زیادہ
ہو جائیگا۔ مگر جس کے پاس نہیں ہے اس سے وہ بھی
جو اُس کے پاس ہے لیا جائیگا۔" (متی ۲۵: ۲۹)۔
"مانگو تو تمہیں دیا جائیگا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ
کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائیگا۔ کیونکہ جو کوئی
مانگتا ہے اُسے ملتا ہے اور جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے
اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے واسطے کھولا جائے گا۔" (لوقا
۱۱: ۹ و ۱۰) جو کوئی اپنی صلیب نہ اُٹھائے اور میرے
پیچھے نہ چلے وہ میرے لائق نہیں۔ جو کوئی اپنی جان
بچاتا ہے اُسے کھوئیگا۔ اور جو کوئی میرے سبب اپنی
جان کھوتا ہے۔ اُسے بچائیگا۔ (متی ۱۰: ۳۸ و
۳۹)۔

ذات پات پر ایک برہمن کی رائے

ایک غیر مسیحی تعلیم یافتہ برہمن مدراس کے مسٹر سرینن پٹریٹ نہار کو ذات پات کی
بابت یوں لکھتا ہے "ذات پات ایک ایسا نمونہ ہے
جس کا رواج ہمارے درمیان دیکھنے پر کوئی ہندستانی
حب الوطن راضی نہیں۔ دماغی اور عقلی طور پر ہر ایک
شخص اس امر پر متفق ہے کہ یہ رواج بالکل بند
ہو جانا چاہیے۔ ہم ذات پات کی کانفرنسیں کرکے اس
کے موقوف کر دیئے جانے میں تعجیل نہیں کرتے۔
جب تک کہ ہم میں سے ہر ایک شخص جو اس کے برے
نتائج سے واقف ہے اس کی قیود منزلات کے بارے
میں مصمم ارادہ سے سوچنے یا بدلنے کی ہرگز کوشش
نہ کرے۔ تب تک ہم اس کا انجام ہرگز نہیں دیکھینگے۔
ذات پات کی اصل یہ ہے کہ ایس ذہنیت سے
چارہ جوئی کرتی ہے۔ جو ہم سب کے اندر جبلی طور پر
موجود ہے۔ اور اُس کے ساتھ یہ خیال لاحق آتا ہے
کہ ہم بھائی نہیں ہیں۔" ہندوستانی مسیحیوں میں۔
جو ذات پات کی عملی حمایت کرنے والے موجود ہیں
وہ ذرا مذکورہ بالا رائے دہندہ اور اس کی رائے
پر غور کریں اور اس سے سبق سیکھیں۔

اچھی تعلیم کس کو کہتے ہیں؟

اس روشنی کے زمانہ میں جبکہ دنیا میں ہر چہار سمت تعلیم! تعلیم!! تعلیم!!! کے نعرے بلند اور اُس کی تحصیل میں
ہر قسم کی جائز اور ممکن کوششیں کی جاتی ہیں ہر
ایک قوم اور اُس کے افراد کو لازم ہے کہ اپنے آپ
سے یہ سوال کرے کہ اچھی تعلیم کس کو کہتے ہیں۔
کیونکہ جب تک اچھی تعلیم سے واقفیت نہ ہو اور

اس کا بُری تعلیم کے ساتھ مقابلہ نہ کیا جائے اور اچھی تعلیم کے آثار اس تعلیم میں نہ پائے جائیں۔ جو کوئی شخص حاصل کرنے کو مستعد ہے تب تک آدمی شکوک میں رہتا ہے اور صحیح تعلیم کی ماہیت کو نہ جانکر ممکن ہو کہ وہ غلط تعلیم حاصل کرے اور اس کا نتیجہ بالکل خراب اور مضر نکلے اور آدمی کی ساری زندگی برباد اور اس کی ساری امیدوں پر پانی پھر جائے اس لئے لازم ہے کہ سب سے پہلے یہ دریافت کیا جائے کہ اچھی تعلیم کس کو کہتے ہیں۔

اسبارہ میں بہت سے غلط خیالات پائے جاتے ہیں۔ کہ اچھی تعلیم میں کیا باتیں شامل ہیں۔ اکثر لوگ خیال کرتے بلکہ یقین کرتے ہیں کہ ہم نے بڑا سائنس پڑھ لیا ہے۔ اور تاریخ اور علم ریاضی اور بہت سی زبانیں مجھے آتی ہیں۔ اور بڑے بڑے لمبے اور اعلیٰ قسم کے مضامین میں بنا سکتا ہوں۔ بڑے موثر اور مدلل لکچر میں دے سکتا ہوں یہی باتیں تعلیم کی اجزا ہیں پس جس نے ان باتوں میں عمدہ اور خاطر خواہ تعلیم پائی ہے اسی شخص نے اچھی تعلیم حاصل کرلی ہے۔ اور اس طرح یہ اچھی تعلیم پاکر آدمی اچھا بن سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ ایک حد تک درست ہو۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک ان امور کے ساتھ مذہبی تعلیم نہ ہو تب تک تعلیم اچھی تعلیم کہلا نہیں سکتی۔ یہ ایک امر مسلم ہے کہ جو کچھ کوئی آدمی جانتا ہے وہ ہرگز کافی نہیں ہے۔ اگر وہ خدا کو اور اپنی روح کی زندگی کو نہ جانے یا بعبارت دیگر جب تک کوئی خدا کو اور اپنے آپ کو اور خدا اور اپنے درمیان باہمی تعلقات کو نہ جانے تب تک یہی سمجھنا چاہئے کہ آدمی نے اچھی تعلیم حاصل نہیں کی ہے جبتک یہ دو باتیں انسان کی دیگر تعلیمات کا جزو اعظم نہ ہوں تب تک سمجھنا چاہئے کہ آدمی میں گیان نہیں ہے وہ معرفت اپنے اندر نہیں رکھتا۔

سلیمان پیغمبر جو دانائی اور تجربہ کاری اور علوم میں ماہر اور نہایت ہی مشہور گذرا ہے۔ اپنے تجربہ اور علم سے بلکہ الہام سے یوں فرماتا ہے کہ "خدا کا خوف دانائی کا شروع ہے"۔ سچا مذہب یعنی خوف الٰہی حقیقی اور اچھی تعلیم کی عین بنیاد ہے۔ خوف الٰہی کو اچھی تعلیم سے وہی نسبت ہے جو ابجد کو پڑھنے لکھنے کے فن کے ساتھ ہے۔ پڑھنے لکھنے کی خاطر ابجد سیکھنا نہایت ہی ضروری ہے۔ اسی طرح جو شخص تعلیم حاصل کرنا چاہتا اور شروع کرتا ہے اسے لازم ہے کہ وہ سب سے پہلے اپنے دل میں "خدا کا خوف" رکھے جب تک آدمی اچھی تعلیم کی اس ابجد کو بخوبی سمجھ اور ذہن نشین نہ کرے تب تک وہ اچھی تعلیم کی بڑی بڑی کتابیں پڑھنے کے ہرگز قابل نہیں ہو سکتا۔

زیادہ تر قابل غور سوال یہ ہے کہ مذہب کو تعلیم کے ساتھ کیا رشتہ ہے؟ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا مذہب روح کی شے نہیں اور تعلیم ذہن کی یا عقل کی ہو؟ فی الحقیقت ایک طرح سے یہ سچ ہے۔ مگر پھر سوال لازم آتا ہے کہ روح کیا ہے اور ذہن یا عقل کیا ہے؟ انسان کی تقسیم نہیں ہو سکتی۔ جب آدمی کچھ کرتا ہو تو وہ خود کرتا ہے۔ اس میں محبت اور نفرت یا جذب و دفع کی طاقت تو ہے۔ مگر اس سے کیا مراد ہے؟ صرف یہی کہ آدمی محبت یا نفرت کرتا ہے۔ انسان میں سوچنے۔ اور ادراک کرنے۔ اور رائے قائم کرنے کی طاقت ہے۔ اسی کو ہم عقل یا ذہن کہتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ انسان ہی ہے جو سوچتا اور ادراک کرتا اور فیصلہ کرتا ہے۔ اسی طرح انسان میں خدا کو سمجھنے۔ روحانی طور پر تعظیم کے ساتھ اس سے دعا مانگنے ثنا دینی اور ہمیشہ کی چیزوں پر غور کرنے۔ صحیح اور غلط کے درمیان امتیاز کرنے اور جو چیزیں غیر مرئی اور غیر محدود اور مقدس ہیں۔ ان سے خوش ہونے کی طاقت ہے اور ہم اسی کو روح کہتے ہیں۔ مگر وہ خود انسان ہی ہے جو مذہبی معاملات میں ایسے تدبّر کرتا ہے۔

پس یہ امر نہایت ہی لابدی اور نہایت ہی مفید ہے کہ آدمی زمین ہی کی چیزوں کی بابت ہی خیال نہ کرے۔ بلکہ آسمانی چیزوں کی بابت بھی غور اور فکر کرے۔ نہ صرف حال ہی پر دھیان دے بلکہ استقبال پر بھی دھیان دے۔ نہ صرف مادی چیزوں کی ہی فکر میں رہے۔ بلکہ غیر مادی اور روحانی چیزوں کا بھی تردد کرے۔ اور نہ صرف دنیاوی معاملات اور علوم و فنون پر ہی بلکہ غیر مرئی اور مقدس تعلقات پر بھی دل لگائے جو شخص نہایت ہی ضروری معاملات سے واقف نہیں ہے وہ صرف عارضی اور غیر ضروری امور میں تعلیم یافتہ ہے۔ اور صرف اسی زندگی کا دلدادہ ہے۔ جو شخص صرف انہیں چیزوں کی فکر کرتا ہے جو ذہنی طور پر کبھی اور سمجھی جاتی ہیں۔ اور ان چیزوں کو سمجھنے اور جانتے اور محبت کرنے سے واقف نہیں اور جس نے ان چیزوں کی ماہیت اور فوائد نہیں سیکھے۔ جن پر مذہبی طور پر تصرف کرنا ضروری ہے۔ وہ شخص دراصل زندگی کے سب سے ادنیٰ اور ابتدائی مرحلہ میں ہے۔ اگر وہ شخص اعلےٰ امور سے غفلت کرتا اور ان کی تحقیر کرتا ہے اور قطعی فیصلہ کرتا ہے کہ مجھے ان سے کچھ بھی سروکار نہیں ہے۔ اس نے اچھی تعلیم مطلق حاصل نہیں کی اس نے اس اچھی تعلیم کی ابجد بھی نہیں سیکھی۔

جو تعلیم اچھی ہے۔ اس میں نیکی کی تعلیم اور مطالعہ ہوگا۔ اور جو شخص نیکی کی تعلیم حاصل کر چکا ہے۔ وہ نیکی کرنے کی سعی اور کوشش کرے گا اور اُسی میں خوش رہیگا۔ اکثر لوگ پائے جاتے ہیں جنہوں نے سیکھے تو بہت کچھ پایا ہے۔ مگر علم کے ذریعہ سے نیکی کرنے کا اُن میں نیک اعلےٰ اخلاقی اور مذہبی قصد اور مدعا نہیں ہوتا۔ یہ نہایت ہی بڑی اور برباد کن غلطی ہے یاد رکھنا چاہئے۔ کہ ہماری پیدایش کی علت غائی خدا کا جلال ظاہر کرنا ہے۔ ضرور ہے۔ کہ ہمارے ہر قسم کے مطالعہ اور کام میں اعلیٰ اور مقدس منشا اور ارادہ پایا جائے۔ جس شخص میں خدا کی پوری محبت اور اُس کا پورا فضل ہے اس کا دماغ روشن ہوتا ہے۔ دل پاک اور مخلص ہوتا ہے۔ روح پُر آرزو اور بے قرار ہوتی ہے اور اُس کی زندگی خدا کے لئے مخصوص ہوتی ہے اس کی تعلیم اُس کی اپنی ہی ذات سے اور دوسروں کے ساتھ بھی نیکی کرنے کی موجب اور خدا کا جلال ظاہر کرنے کا سبب ہوتی ہے۔

اطلاع۔ موصول ہوئی ہے کہ گورنمنٹ کینیڈا نے برٹش کولمبیا کے بنا در واخلہ پر کاریگروں اور اپنے کام کے ماہر دغیر ماہر مزدوروں کے جہاز سے اُترنے کی امتناعی میعاد کو ۳۱ مارچ ۱۹۱۵ء تک بڑھا دیا ہے۔ لہذا ہندوستان سے باہر جانیکا ارادہ رکھنیوالے اشخاص کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اس عرصہ کے اندر اگر برٹش کولمبیا کو بتلاش مزدوری نہ جائینگے تو اُنکو اس ملک میں داخل نہ کئے جانے کے سبب سخت خطرہ کا سامنا ہوگا۔

مراسلات

کوریا میں مسیحیت

گذشتہ سے پیوستہ

ایک ورزش کنندہ کا مسیحی ہونا

سیول شہر کے مسیحی نوجوانوں کی سبھا میں ایک نوجوان تھا۔ جو تمام ورزشی کاموں میں انعام لے جاتا تھا۔ وہ تمام لوگوں کا سرغنہ تھا اور بڑا ضدی تھا۔ اس پر انجیل مقدس کا اثر ہوا۔ اور ایک دن بڑی مصیبت کی حالت میں میرے پاس آیا۔ اپنے نجات پانے سے پہلے اُس نے کسی اجنبی شخص کا روپیہ اور چند ایک اور چیزیں چرائی تھیں۔ اُس نے مجھ سے پوچھا کہ اس معاملے میں میں کیا کروں میں نے جواب دیا کہ اُن تمام چیزوں کی فہرست طیار کرو۔ اور خواہ تم قید خانے میں بھیجے جاؤ پر اپنے گناہوں کا پورا اقرار کرو۔ اس کے بعد وہ فوراً اجنبی کے پاس گیا اور اپنی ساری چوریوں کا ذکر اس اجنبی کے دل پر بڑا اثر ہوا۔ کیونکہ اُس جوان نے کہا کہ میں نے اقرار کرنے کی دلیری خدا اور مسیح پر ایمان لانے سے پائی ہے جب معافی حاصل کرنے کے بعد اُس کی چوری کی معلومات رفع دفع ہوگئی تو اُس جوان نے حقیقی خوشی حاصل کی اور سچا مسیحی بن گیا۔ خود نجات پا کر وہ نوجوان فوراً اپنے باپ کی نجات کے لئے دعا میں مشغول ہوگیا۔ اس کا باپ ایسا شخص تھا کہ جس تک میری رسائی نہ تھی۔ لیکن اُس کی دعاؤں کے ذریعہ سے اُس کے والدین بیوی اور دادی سب مسیحی ہوگئے۔ اب اُس کا باپ ہماری کلیسیا کا ڈیکن ہے۔ اور نہایت ہی مفید شخص ہے۔ وہ شخص اُن لوگوں کے نام جنہوں نے نجات نہیں پائی اپنی یادداشت کے کتاب میں لکھ کر تمام رات اُن کے لئے دعا کرتے ہیں۔ یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ یہ ورزش کرنے والا نوجوان اُن اشخاص میں سے ہے۔ جسے کہم کوتوال صاحب سے پہلے مسیح کے پاس لایا۔ وہ آجکل کوریا میں شخصی کام میں سب کا ہادی ہے۔

ایک نہایت بدبخت آدمی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جب ہماری کلیسیا کے ایک ڈیکن نے اپنے ایمان کا اظہار کیا تو اُس کے دل میں کوئی خوشی اور تسلی نہ ہوئی۔ ایک مرتبہ تمام کلیسیا دعا کے چھ دنوں میں ہر روز چھ گھنٹے تک خدا کے سامنے گریہ وزاری کرنے میں مشغول تھی۔ اِن دعا کے جلسوں میں یہ ڈیکن جس کا نام ہاک تھا کھڑا ہو کر بولنے لگا۔ اُس نے رو کر لوگوں سے کہا کہ میں سب آدمیوں سے زیادہ بدبخت ہوں۔ کیونکہ میرے دل میں ابھی تک ایک گناہ ہے جس کا میں نے اقرار نہیں کیا۔ اُس نے بیان کیا کہ چند ایک سال گزرے جب میں نے ایک نوٹ کے روپے لئے اور جعلسازی کر کے اُس کی قیمت ۵۰ روپیہ زیادہ بڑھا دی۔ میں نے روپیہ وصول کر لیا اور کوئی شخص اس بات سے واقف نہیں ہے۔ اس نے اقرار کیا کہ روپیہ اُس کے



دل میں چھپ رہتا تھا اور دن رات اس کو ذرہ چین نہ تھا۔ جب وہ دعا مانگنا چاہتا تھا تو روپیہ اس کے سامنے رہتا تھا۔ اُس نے یہ بھی کہا کہ وہ شخص جس کو اس نے فریب دیا تھا مر چکا تھا۔ اس مرحوم کا کوئی رشتہ دار بھی نہ تھا جس کو کہ وہ روپیہ دے سکتا۔ آخر میں اُس نے کہا کہ میں روپیہ یہاں لایا ہوں۔ اور کلیسیا کے روبرو میں اُس کو ادا کیا چاہتا ہوں۔ اب وہ ہماری کلیسیا کا اچھا ڈیکن ہے آئیندہ موسم بہار میں وہ پیانگ یانگ کے مدرسہ علم الٰہی میں جاویگا۔

بھٹ پرسٹون کا ایمان لانا

جب میں شہر وُن سن میں رہتا تھا تو ہماری کلیسیا بائیبل کے مطالعہ کا ہفتہ منا رہی تھی۔ اُن دنوں جب میں مسیح کی دوسری آمد پر کچھ لیکچر دے رہا تھا تو شہر کے نہایت بڑے مالداروں میں سے ایک شخص عبادت میں آیا۔ میں اس سے پیشتر اس سے ملاقات کر چکا تھا۔ لیکن وہ انجیل مقدس کو نہیں مانتا تھا۔ اس نے صبح دوپہر اور رات کی بائیبل کلاسوں میں حاضر ہونا شروع کیا آخر کار لوگوں میں یہ عام خبر ہو گئی کہ وہ مسیح پر ایمان لانے کے لئے بالکل تیار ہے۔ ایک دن رات کے دعائیہ جلسے میں وہ خود ہی کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں نے مسیح پر ایمان لانے کا فیصلہ کر لیا ہے ہم سب نے دعا کے لئے گھٹنے ٹیکے اور اس نو مرید سے بھی دعا کی درخواست کی۔ میں اُس دعا کو جو اُس نے کی کبھی نہیں بھولونگا۔ بہت ہچکچا کر اس نے کہا خداوند میں دنیا میں سب سے بڑا گنہگار ہوں اور میں دعا مانگنا نہیں جانتا ہوں۔ میں اس کا علاج کروں۔ گھبراہٹ کی وجہ سے اُس کے چہرے پر پسینہ آگیا۔ اور پھر اس نے آمین کہا۔ اپنی دعا کو ختم کرنے کے بعد وہ پھر کھڑا ہوا۔ اور کہا کہ میں اور بھی کچھ کہا چاہتا ہوں اس شہر میں میں اور میری بیوی حد سے زیادہ بت پرستی کرتے رہے ہیں۔ اُن چیزوں سے جو ہم نے دیوں کو قربانی چڑھائی ہیں۔ میرا ایک کمرہ بھرا ہوا ہے میں اُنکی بابت کیا کروں۔ جب اُس نے یہ کہا تو کوئی اُس کے ساتھیوں میں سے چلدیا۔ خاموش رہو اور اس کا ذکر مت کرنا۔ اُس نے جواب دیا کہ میں ہرگز خاموش نہ رہونگا میں اس تمام معاملے کا ذکر کیا چاہتا ہوں۔ اُس نے پھر وہی سوال کیا کہ میں اس کا کیا علاج کروں میں اس کو ڈاکر و کٹ کے گھر میں رکھنا نہیں چاہتا ہوں میں نے اس سے کہا میں کل صبح ۹ بجے تمہارے مکان میں آؤنگا۔ اور وہ سب چیزیں تم مجھ کو دیدینا اُس نے کہا بہت اچھا۔ جلسہ بدستور جاری رہا دوسرے روز صبح کے ۹ بجے میں اُس کے مکان پر گیا میں نے دیکھا ایک کمرہ ان چیزوں سے جو دیوتوں کی قربانی چڑھائی گئی تھیں بالکل بھرا ہوا تھا۔ اُس کی بیوی ابھی مسیحی تھی۔ اور ان چیزوں کو اس کے ساتھ اکٹھا کر کے کمرے کے بیچ رکھ رہے تھے۔ اُن عجیب چیزوں کے ڈھیر میں ردی کے تھان گھاس کا بنا ہوا کپڑا روپیہ چاول اور بہت سی اور چیزیں تھیں۔ اُنہوں نے وہ تمام چیزیں ایک مزدور کی پیٹھ پر لادیں۔ اور میں نے اُن کو غریب لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ اس کے بعد وہ شخص برابر ایک نیک مسیحی رہا۔ اور کلیسیا میں ایک ہادی بن گیا۔

باقی دارد

شعر و سخن

غزل

تم کو ہے معلوم کیوں دنیا میں آئی ہے صلیب
کس کا یہ سکہ ہے اور کس نے دکھائی ہے صلیب

اپنے عصیاں کے مرض کا جب نہ کچھ چارا ہوا
ہم نے بھی مجبور سر پر اب اُٹھائی ہے صلیب

جانتے ہیں اسکو وہ ہی خود جنہیں کچھ ذوق ہے
سچ اگر پوچھو گناہوں سے رہائی ہے صلیب

تخت کس کو کہتے ہیں کسے ہو اشتیاق
مجھ گدائے بینوا کی بادشاہی ہے صلیب

ہر طرح کا عیش حاصل ہے مجھے بھی اے قمر
سچ تو یہ ہے جب سے میرے دلکو بھائی ہے صلیب

قطعہ

رکھ سلامت جارج پنجم کو تو میری گو
اے خدا محفوظ رکھ آفت سے انگلستان کو

تا ابد سایہ رہے قیصر کا ہندوستان پر
روشنی ملتی رہے لنڈن سے ہندوستان کو

راقم
آر حاکم رائے۔ قمر
جے پور (راجپوتانہ)

ضروری اعلان

نورافشاں کے خریداروں کو خبر دی جاتی ہے کہ جو خریدار ایک نیا خریدار پورے ایک سال کے لئے پیدا کریگا تو اُس کو ذیل کی کتابوں میں سے ایک کتاب معہ محصول ڈاک مفت دیجائیگی۔

ستیارتھ پرکاش درپن ۳۰۰ صفحے
حیات المسیح
مسیح کی تعلیم ۳۱۹ صفحے
مسیح کا نمونہ ۳۳۰ صفحے
خاندانی فرائض ۱۸۵ صفحے
مسیحی دین اور اخلاق ۲۱۲ صفحے
طیس یا رفیق صلیب ۳۰۰ صفحے
دھن شیر ۲۲۴ صفحے۔

المشتھر مینجر نورافشاں لودیانہ

ضرورت

ایس پی جی مشن جموں کے لئے ایک ایسے مناد شادی شدہ کی ضرورت ہے جو دیہاتی کام کا دونوں تجربہ رکھتے ہوں۔

سائل اپنی سندات کارکردگی اور بابت مشاہرہ خط وکتابت جناب پادری کوی صاحب بہادر مقیمی چھاؤنی راولپنڈی سے کرنی چاہئے چرچ آف انگلینڈ کے ممبر کو ترجیح دیجائیگی۔

اشتہار

اطلاع دیجاتی ہے کہ انجمن عالم تلاوت کنندگان بائبل کی فہرستیں بابت ۱۹۱۵ء تیار ہیں۔ یہ فہرستیں فارسی اُردو زبان میں ہیں۔ جس کی قیمت کل ار فی فہرست تمام سال کے لئے ہے۔

المشتھر

رمس، این۔ ودایلی
مشن کمپونڈ
لودیانہ۔ پنجاب

صرف ایک ماہ کیواسطے

مفت بنظیر ہدیہ مفت

چاندی کی خوبصورت گھڑی
گارنٹی ۵ سال

ہم ہندوستان برما اور سیلون میں ہزاروں گھڑیاں لوگوں کو دے رہے ہیں اور اب آپ صاحبان کا موقعہ ہے کہ آپ ایک روپیہ چھ آنہ (عہ) بھیجکر ایک فونٹن پن لو۔ اگر آپ ہمارے بنظیر ہدیے سے فیضیاب ہونا چاہتے ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس فونٹن پن اور گھڑی کو اپنے دوستوں کو دکھاؤ۔ آج ہی روپیہ بھیجدو۔ المشتھر:۔

جیمس پیٹرک اینڈ کمپنی
جی۔ ٹی۔ مدراس

نوٹ:۔ اگر وی پی آنا چاہئے تو ۳ر علاوہ بھیجنے چاہئیں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا ہوا

کلورڈوائین

یہ انگریزوں کی خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو اس کی ایک دو خوراک سے جاتا ہے۔ اسہال اور دست پیچش کے لئے یہ نہایت مفید ہے۔

ڈاکٹر برمن

نے انگلینڈ کے نامی دواخانہ سے بنوائی ہے دیگر قیمتی کلورڈوائین کے برابر ہے قیمت فی شیشی ۶ر محصول ڈاک ۵ر

ادویات ہر جگہ دوکانداروں سے ملیگی ورنہ کارخانہ سے طلب فرمائیے۔

پوری فہرست جس میں جنتری اور سارٹیفکیٹ درج ہیں بلاقیمت روانہ ہوتی ہے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵و۶
تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

اشتہار

ذیل کی کتابیں بھی کرسچن بک سٹور سے معرفت ڈاکٹر اے ایم ویری صاحب لودیانہ نمبر یعہ وی پی یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں

پنجابی زبور معہ راگ رومن ۸ر
اُردو چمڑے والا ۸ر ۸ر
اُردو ۴ر ۳ر
اُردو کپڑے کی جلد ۱۱ر

المشتھر

ڈاکٹر اے ایم ویری صاحب لودیانہ

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول مِن تصنیف ایڈورڈلے آئینٹ صاحب۔ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور استاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کیلئے پُرتاثیر بچوںکو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر رو ۶ر +

انجیل برنباس } مِن تصنیف عبدالاحد از قاہرہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی پادری گیبن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کیئے جاتے ہیں قیمت ۱ر +

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر ۸ر ۱۲ر رومن ۸ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بنا دیں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویں گی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر کو رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

جغرافیہ بائیبل } یہہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے۔ یہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہے۔ یہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمینریوں اور بائیبل ٹرننگ اسکولوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہئے۔ ہر ایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہئے قیمت فی جلد فارسی اُردو ۶ر +

مسیح کی تعلیم } مِن تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ ڈابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہینگلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اُردو و رومن میں بھی چھاپی گئی قیمت ۴ر ۸ر اور ۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری ہے۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اِسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

دائی گری مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براون صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو گا فارسی ع +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اِس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اِس لئے ہر ایک خاندان میں اِس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے +

ہدایت تیمارداران } یہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد دیجاوے لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلئے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت ۵ر۔ یہہ کتاب دوبارہ چھپکر تیار ہوگئی ہے +

صحت جسمی } یہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام ہائیجین ہے۔ سعید غلام حیدر خان منشی اور دیس اے بریلی کا اور نور محمد صاحب میندار پرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظرثانی کیگئی۔ ایک کتاب حفظ صحت بڑے سارے طریقے سے لکھی +

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ۔ (۲) کیوں ہم ہجائی نہیں۔ (۳) ہم ہجائی کیونکر بن سکتے ہیں۔ (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے۔ (۵) ہوا کس طرح صاف ہوتی ہے۔ (۶) صاف ہوا کسطرح ملتی ہے۔ (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اسے کسطرح استعمال کر سکتے ہیں۔ (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ۔ (۹) صاف پانی کس طرح مل سکتا ہے۔ (۱۰) کسطرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے۔ (۱۱) صاف خون۔ (۱۲) خوراک کی بناوٹ۔ (۱۳) قسم قسم کے کھانے۔ (۱۴) تیلی خوراکیں۔ (۱۵) ہدایت خوراک پر۔ (۱۶) چمڑا۔ (۱۷) نہانا۔ (۱۸) کپڑے پہننا۔ (۱۹) بیٹھے اور ورزش۔ (۲۰) دماغی اور کاتی ورزش۔ (۲۱) گھر اور احاطے۔ (۲۲) تازہ ہوا کی آمدورفت۔ (۲۳) صفائی۔ (۲۴) علیحدہ گھر۔ (۲۵) گاؤں اور قصبے۔ (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں۔ (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۹) فیصلہ نصیحت قیمت ۴ر +

دستور العمل نُور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ... عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک ... ۱؍
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد ... ۱؍
غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ... ۵؍

شرح اُجرت اِشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ہے	صہ	ملے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ
نصف کالم	ملے	للعہ	عہ۲۵
پورا کالم	للعہ	عہ۲۵	للعہ۴۰
پورا صفحہ	للعہ۴۰	عہ۶۰	۱۰۰

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اِشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریرونکے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں۔ (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے۔ (۳) خطو کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا۔ (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا۔ (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ کاغذوں پر ہوں۔ (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے۔ مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام وعمدہ کھانا

حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکونکی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ سے جاری ہے امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے یہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالب علم صرا ماہوار
" " " اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ماہوار
" " " اگر ایک خاندان سے تین ہوں للعہ ماہوار

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن کشا۔ کروکونول بورڈ کیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں +

قیمت جن کشا لعہ سے ماعہ تک
قیمت کروکونول لعہ سے عہ تک

مزید حالات بذریعہ خط وکتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

المشتہر پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اسمیں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے عہ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں +

کرسچن میوچوئل پراویڈنٹ فنڈ لمیٹڈ لاہور

جو کہ پہلے پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کے نام سے کہلاتا تھا
جاری شدہ ۱۸۹۲ء رجسٹرڈ شدہ ۱۹۰۹ء

ہندوستان میں اِس قسم کا یہ تیسرا پرانا فنڈ ہے۔ جو کہ صرف مسیحیوں کی بہتری کیلئے جاری ہے۔ اِس فنڈ کا وصول شدہ روپیہ اب تقریباً پچانوے ہزار ہے۔ بیواؤں اور یتیموں کو ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ادا کیا جا چکا ہے۔ نئے انشورنش ایکٹ کے مطابق ۲۱۰۰۰ روپیہ بطور ضمانت کے سرکار کے پاس جمع ہے اور ہر سال جمع ہوتا رہیگا جبتک کہ رقم دو لاکھ تک نہ پہنچ جائے اِسمیں مختلف قسم کی پالیسیاں ہیں جو کہ سب کے موافق آسکتی ہیں یعنی زندگی کے بیمہ کی پالیسی۔ پنشن اور بچے کے وظیفہ کی پالیسیاں۔ نرخ بہت کم رکھا گیا تاکہ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اِس میں شامل ہو سکے +

خواہ اُردو خواہ انگریزی پراسپکٹس کیلئے ذیل کے پتہ پر درخواست کریں

بخدمت مینیجنگ ڈائرکٹر
کرسچن میوچوئل پراویڈنٹ فنڈ لمیٹڈ اپر مال لاہور

باغِ دِل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں عمدہ چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اِس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ عمر ہے اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۱ چارج کیا جاتا ہے۔ درخواستیں کثرت سے آ رہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہے۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔ نمونہ ۱ر کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغِ دل کے پچھلے نمبر ۱ر فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری صاحب۔ ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب بی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی بررز چھپا +